بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

Ref No.**UK64** وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ Date: **12-03-2020**

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کروناوائرس کی وجہ سے کافی لوگ سینی ٹائزر(sanitizer)استعمال کرنا شروع ہو گئے ہیں۔sanitizer ایک لیکوڈ(liquid) ہوتا ہے جو ہاتھوں پر لگایا جاتا ہے تاکہ ہاتھوں پر موجود بیکٹیریا اور جراثیم ختم ہو جائیں۔اگرچہ ایسے sanitizer بھی ملتے ہیں جن میں الکحل نہیں ہوتی لیکن اکثر اچھے sanitizers میں 60% یا زیادہ الکحل شامل ہوتی ہے۔
سوال یہ ہے کہ کیا اس کا یوں ہاتھوں پر استعمال شرعا جائز ہے؟ سائل: علی رشید عطاری (لندن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگرچہ زیادہ بہتر یہی ہے کہ Non-Alcoholic Sanitizers یعنی ایسے سینی ٹائزرز کا استعمال کیا جائے جس میں الکحل نہ ہو لیکن فی زمانہ الکحل والے سینی ٹائزرز(Alcoholic Sanitizers) کو استعمال کرنا یعنی ہاتھوں اور جسم وغیرہ پر لگانا شرعی طور پر جائز ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ الکحل بھی ایک قسم کی شراب اور نشہ آور مائع(liquid) ہے۔عام طور پر اشیاء کے اندر جس الکحل کا استعمال کیا جاتا ہے وہ انگور یا شراب سے نہیں بنائی جاتی (کیونکہ اس طرح ان اشیاء کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے) بلکہ دیگر اشیاء جیسے گنا، جو، گندم، مکئی، شہد، انجیر و دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے۔(ماخوذ از کتاب "جدید مسائل پر علماء کی رائیں اور فیصلے"، 99/1)

ایسی اشیاء سے بنائی ہوئی شراب کے حرام و ناپاک ہونے کے متعلق ہمارے ائمہ کی آراء مختلف ہیں۔اصل مذہب جو شیخین یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہما کا مذہب ہے، وہ یہ ہے کہ یہ شرابیں ناپاک نہیں ہیں۔یونہی اتنی مقدار میں ان کا استعمال جائز ہے کہ جس میں نشہ نہ آئے، ہاں نشہ کی حد تک ان کا استعمال حرام ہے۔اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس طرح کی ہر شراب کے قطرے قطرے کو حرام اور ناپاک قرار دیتے ہیں۔ہمارے مشائخ و فقہاء کرام نے سد ذرائع کے طور پر امام محمد کے قول پر فتوی دیا تاکہ مفاسد کا دروازہ سرے سے بند ہو جائے اور یہی حکمت دین و مصلحت کا تقاضا تھا۔

لیکن سائنسی ترقیات کے اس دور میں الکحل کا استعمال نشے کے علاوہ دیگر کئی مقاصد کے لئے بہت ساری صنعتوں میں بڑے پیمانے پر ہونے لگا ہے۔مثلاً صفائی ستھرائی کا سامان(Cleaning Products)، رنگ و روغن(paints)، کاسمیٹکس(Cosmetics)، ادویات سازی (pharmaceutical) وغیرہ میں اور ایسی بے شمار چیزوں کا استعمال مسلمانوں کے عوام و خواص میں عموم بلوی کی حد تک رائج ہو چکا ہے۔ایسی صورت حال میں ان تمام اشیاء کے ناپاک اور ممنوع و ناجائز ہونے کا حکم دینا عامہ امت مسلمہ کو گنہگار قرار دینا اور مشقت و حرج میں ڈالنا ہے، جو ہماری اس یُسر و آسانی والی شریعت کے تقاضوں کے خلاف ہے خصوصا اس مسئلے میں کہ جہاں رخصت کے کئی پہلو موجود ہیں۔مثلاً

()اس مسئلے میں اصل مذہبِ شیخین یعنی امام اعظم اور امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ کے قول کے مطابق یہ تمام اشیاء پاک اور حلال ہیں()اور یہ مذہب صرف ان دو ائمہ کا نہیں بلکہ جمہور صحابہ کرام سے مروی ہے۔جیسا کہ امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے

رسالے ''الفقه التسجيلی فی عجین النارجیلی'' بے شمار روایات وآثار سے ثابت کیا۔() پھر متون مذہب حنفیہ میں اسی مذہب کو اختیار کیا گیا اور بہت سے مشائخ وائمہ نے اسی کو ترجیح دی() جس حکمت و مصلحت کے تحت فقہاء نے امام محمد علیہ الرحمۃ کا قول اختیار کیا وہ بھی یہاں موجود نہیں۔() نیز عموم بلوی رخصت اور تخفیف کا تقاضا کرتا ہے۔امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے اگرچہ اپنے فتاوی میں امام محمد کے قول پر فتوی دیتے ہوئے سپرٹ کو ناجائز وناپاک قرار دیا، لیکن اسپرٹ والی بعض چیزوں کے متعلق جب یہ ملاحظہ فرمایا کہ اس میں عموم بلوی ہو چکا، تو وہاں آپ نے شیخین کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے ایسی اشیاء کے پاک ہونے کا فتوی بھی صادر فرمایا اور پھر انہیں بنیادوں پر مجلس شرعی اشرفیہ کے علماء کرام نے بھی عموم بلوی اور دفع حرج کی خاطر الکحل ملی ادویات کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

لہٰذا اس تفصیل کے مطابق عموم بلوی اور دفع حرج کی خاطر فی زمانہ الکحل آمیز ادویات اور خارجی استعمال کی تمام اشیاء کے پاک اور جائز الاستعمال ہونے کا حکم ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:'' قول منصور ومختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ مثل شراب حرام ونارواہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے۔ یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔تنویرالابصار میں ہے : حرمها محمد مطلقاوبه یفتیٰ''

پھر مزید عبارات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:''اور اصل مذہب کہ شیخین مذہب رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے اعنی طهارة المثلث العنبی والمطبوخ التمری والزبیبی وسائر الاشربة من غیر الکرم والنخلة مطلقا وحلها کلها دون قدر الاسکار۔

حاشایہ بھی قول ساقط وباطل نہیں بلکہ بہت باقوت ہے خود اصل مذہب یہی ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام حتی کہ حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، یہی قول امام اعظم ہے۔'' (فتاوی رضویه، جلد25، صفحه108، 115، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے پڑیا کے اس رنگ کے متعلق سوال ہوا، جس میں سپرٹ ملی ہوتی تھی، تو آپ نے اپنے دور میں عموم بلوی اور دفع حرج کی وجہ سے اس کے پاک ہونے کا فتوی دیا۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:'' بادامی رنگ کی پڑیا میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور رنگت کی پُڑیا سے ورع کے لئے بچنا اولی ہے پھر بھی اس سے نماز نہ ہونے پر فتوی دینا آج کل سخت حرج کا باعث ہے۔والحرج مدفوع بالنص وعموم البلوی من موجبات التخفیف لا سیمافی مسائل الطهارة والنجاسة۔

اس مسئلہ میں مذہب حضرت امام اعظم وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالی عنہما سے عدول کی کوئی وجہ نہیں، ہمارے ان اماموں کے مذہب پر پُڑیا کی رنگت سے نماز بلاشبہ جائز ہے۔ فقیر اس زمانے میں اسی پر فتویٰ دینا پسند کرتا ہے۔'' (فتاوی رضویه، جلد4، صفحه390، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

ایک اور مقام پر اس مسئلے میں رخصت و تخفیف کی وجوہ کو بھی بیان فرمایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:''پڑیا کی نجاست پر فتوی دیئے جانے میں فقیر کو کلام کثیر ہے، ملخص اُس کا یہ کہ پُڑیا میں اسپرٹ کا ملنا اگر(۱) بطریقہ شرعی ثابت بھی ہو تو(۲) اس میں شک نہیں کہ ہندیوں کو اس کی رنگت میں ابتلائے عام ہے اور عموم بلوی نجاست متفق علیہا میں باعث تخفیف۔حتی فی موضع النص القطعی کمافی ترشش البول قدررؤس الابر کماحققه المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر۔

نہ کہ محلِ(۳) اختلاف میں جو زمانہ صحابہ سے عہدِ مجتہدین تک برابر اختلافی چلا آیا نہ کہ (۴) جہاں صاحبِ مذہب حضرت امام اعظم وامام ابو یوسف کا اصل مذہب طہارت ہو اور وہی امام ثالث امام محمد سے بھی ایک روایت اور اُسی کو امام طحاوی وغیرہ ائمہ ترجیح وتصحیح نے مختار ومرجح رکھا ہو نہ

کہ (۵) ایسی حالت میں جہاں اُس مصلحت کو بھی دخل نہ ہو جو متاٴخرین اہلِ فتوی کو اصل مذہب سے عدول اور روایت اخریٰ امام محمد کے قبول پر باعث ہوئی نہ کہ (۶) جب مصلحت اُلٹی اس کے ترک اور اصل مذہب پر افتا کی موجب ہو تو ایسی جگہ بلاوجہ بلکہ برخلاف وجہ مذہب مہذب صاحب مذہب رضی اللہ تعالی عنہ کو ترک کرکے مسلمانوں کو ضیق وحرج میں ڈالنا اور عامہ مومنین ومومنات جمیع دیار واقطار ہندیہ کی نمازیں معاذ اللہ باطل اور انہیں آثم ومصر علی الکبیرہ (گناہ گار اور گناہِ کبیرہ پر اصرار کرنے والا۔) قرار دینا روشِ فقہی سے یکسر دُور پڑنا ہے وباللہ التوفیق۔"

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 381، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کتاب "مجلس شرعی کے فیصلے" میں الکحل آمیز ادویات کے متعلق مجلس شرعی اشرفیہ کے علماء کرام کا فیصلہ یوں بیان کیا گیا ہے: "اس عہد میں (اسپرٹ یا الکحل آمیز) انگریزی دواؤں کا استعمال عموم بلوی کی حد تک پہنچ چکا ہے،...... فیصل بورڈ کے ارکان اس بات پر متفق ہیں کہ مذکورہ انگریزی دواؤں کے استعمال کی بھی بوجہ عموم بلوی دفع حرج کے لئے اجازت ہے، البتہ یہ اجازت انہیں صورتوں کے ساتھ خاص ہے جن میں ابتلائے عام اور حرج متحقق ہو۔"

(مجلس شرعی کے فیصلے، صفحہ 120، مطبوعہ دار النعمان)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

16 رجب المرجب 1441ھ/12 مارچ 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری